خدمت موثر ہی تھی وہاں ایک جگہ منتشر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اپنی تبلیغی آواز پہونچا کر تحریری خدمت بھی فقط لوجہ اللہ انجام دیجائے۔ یہی سبب ہے کہ اس رسالہ کیلئے کوئی سالانہ چندہ مقرر بطور قیمت طلب نہیں ہے۔ بلکہ شیخ صاحب موصوف نے اسکے اخراجات کا تمام بار خود برداشت کرلیا ہے (جزاہ اللہ) ناظرین صرف ڈاک خرچ بھیجکر سال بھر رسالہ مفت پڑھ سکتے ہیں۔

"محدث" کی ادارت کا بار گراں ہمارے ضعیف و ناتواں کندھے پر رکھدیا گیا ہے۔ ہمیں میدان صحافت کی ناتجربکاری اور علمی کم مائگی کا اعتراف ہے لیکن باوجود اپنی مصروفیتوں کے قومی خدمت اور خدائے تعالیٰ کے توکل پر ہم اس بوجھ کو اٹھانے پر تیار اور اسکی صحافتی ادارت کے ذمہ دار ہوئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اہل علم و نظر محض ہمارے ذوق تبلیغ اور خدمت قوم کے جذبہ کو دیکھکر ہماری علمی فروگذاشتوں سے درگذر اور قیمتی مشوروں سے شکرگذار فرمائینگے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر عطا کرے اور ہم سے اپنی بے لوث دینی خدمت صحیح اصول پر لے۔ آمین

دار الحدیث رحمانیہ دہلی باوجود ایک ذاتی ادارہ ہونیکے قوم کی تعلیمی خدمت جس حد تک انجام دے رہا ہے وہ ایک نمایاں حقیقت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستان بھر میں وہ صحیح معنوں میں جماعت اہلحدیث کی مرکزی درسگاہ سمجھا گیا ہے۔ اسکے طریق تعلیم میں [illegible] اہلحدیث کے مشترکہ لحاظ نے اسکو بڑی حد تک کامیاب بنایا ہے۔ قوم کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ اس بیمثال ادارہ نے محض اپنی گیارہ سالہ عمر میں پچاس سے زیادہ علماء پیدا کئے ہیں جو ملک کے مختلف اطراف واکناف میں علمی و تبلیغی خدمت نہایت خموشی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

حسب دستور امسال بھی باضابطہ تعلیم جاری ہے۔ طلباء میں شوق درس و مطالعہ اور علمی لیاقت پیدا کرنے کے علاوہ خارجی معلومات کیلئے ایک لائبریری ہے۔ جس میں کتابوں کا ایک کافی ذخیرہ ہونیکے علاوہ متعدد اردو و عربی اخبارات و رسائل آتے ہیں۔ تبلیغی و مناظرانہ شان پیدا کرنیکیلئے تمام طلبہ کی ایک متفقہ انجمن بنام جمعیۃ الخطابۃ قائم ہے جس کے دو شعبے ہیں۔ ابھی گذشتہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر ہر دو شعبہ کا مشترکہ خصوصی اجلاس نہایت اہتمام سے ہوا تھا۔ جس میں منتخب مقررین طلبہ نے صرف عید اضحیٰ اور قربانی سے متعلق مختلف مضامین پر عربی و اردو میں علمی درجہ کی تقریریں کیں۔ اور دو اوپر کی جماعت کے طالبعلموں نے بحث "ذبیح اللہ حضرت اسماعیلؑ تھے یا حضرت اسحٰقؑ؟" پر عربی زبان میں نہایت دلچسپ مناظرہ کیا۔ الغرض یہ درسگاہ اپنی آپ مثال ہے۔ ہم آئندہ بھی ناظرین کے سامنے اس کے دلچسپ کوائف پیش کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

یہ زمانہ ترقی کا ہے۔ ہر قوم و ملک ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ممالک اسلامیہ کے متعلق جو خبریں ہم تک پہونچتی ہیں۔ ان سے عام طور پر ہمیں غم و خوشی دونوں ہی محسوس ہوتے ہیں غم و افسوس اسلئے کہ ہر حکومت مذہبیت و اسلامیت کے قدیمی اصول چھوڑتی جا رہی ہے۔ اور شادمانی و مسرت اسلئے کہ سیاسی ترقیاں حاصل کرنے میں پوری طرح کوشاں ہے۔ مثال کے طور پر ترکی ہی کو دیکھئے۔ تاہم ہمیں اور ہر حساس مسلمان کو اعتراف ہے کہ